بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

علماء دیوبند کا اجتماع لاہور اور مولانا سمیع الحق کا جرأتمندانہ خطاب

پُل صراط پر چلنے سے زیادہ نازک صورتحال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۔۱۶؍اپریل کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں علماء دیوبند کا ایک اہم اجتماع ہوا جس میں مسلک دیوبند سے وابستہ مختلف تنظیموں جماعتوں اور اداروں کے تمام سرکردہ اکابر شریک ہوئے اس سے قبل ۱۳۔۱۴؍اپریل کو چند اہم اکابر کی مشاورت بھی جاری رہی' موضوع ملک کو درپیش صورتحال' بیرونی طاقتوں کا عمل دخل' قبائل کی مزاحمتی سرگرمیاں اور ملک کے اہم شہروں میں دہشت گردی کے واقعات پر اجتماعی رائے کا اظہار تھا۔ اجتماع عام کی پہلی نشست میں جمعیۃ العلماء اسلام (س) کے سربراہ اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق نے ذیل کا مختصر خطاب فرمایا اور حاضرین کو اس صورتحال کی حساسیت اور نزاکتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ ہمیں پل صراط سے زیادہ نازک راستہ سے گزر کر دیوبند کے مسلک اعتدال اور توازن کے ساتھ ساتھ عزیمت وحمیت کے روایات کو بھی نباہنا ہوگا۔ اس حکیمانہ خطاب کے اثرات نمایاں طور پر اجتماع اور جاری شدہ اعلامیہ میں محسوس کئے گئے۔ (ادارہ)

(خطبہ مسنونہ) قوم زعماء ملت اور اکابرین کرام!

اجلاس کی غرض وغایت تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے آچکی ہے اور ہمیں ایسی صورتحال کا سامنا ہے جس کی مثال ہمیں ماضی میں بہت مشکل ہی سے ملے گی۔ بالخصوص علماء اور مسلک دیوبند کو' جو بہت ہی نازک اور حساس ہے' اور دودھاری تلوار کی مانند ہے گویا ہم چکی کے دو پاٹوں میں پھنس گئے ہیں اور ہمیں ایک پل صراط عبور کرنا ہے۔ اس لئے ہمیں بہت احتیاط سے ان حالات پر غور کرنا ہوگا۔ ایک عالمی استعماری طاقت ہم پر مسلط ہوگئی ہے۔ جس نے پہلے خاص طور پر افغانستان کو تہس نہس کردیا' پھر وہ ہمارے دروازے توڑ کر اندر داخل ہوگئی ہے اور اس نے قتل وغارتگری' تباہی اور بربادی کا بازار گرم کردیا ہے۔ ہمارے ملک کی آزادی غیر اعلانیہ طور پر ہم سے چھین چکی ہے۔ جس کیلئے ہمارے ہی اکابر ڈیڑھ سو برس اور دو سو برس مسلسل جدوجہد کرتے رہے۔ جس کیلئے شاملی اور پانی پت کے میدان لگائے گئے جس کیلئے مالٹا اور دیگر جزیروں کو آباد کیا گیا۔ اب یہ سب کچھ ختم کرنے کیلئے دشمن ہمارے گھروں میں گھس آیا اور اس کا

ٹارگٹ بھی ہماری فوج' ہمارے حکمران' ہماری ایجنسیاں' ہمارے ادارے اور یونیورسٹیاں کالجز نہیں ہے بلکہ اس کا ٹارگٹ صرف اور صرف آپ (دینی مدارس' علماء طلباء جہادی عناصر اور تحریکیں) ہیں۔ مجھ سے قبل ہمارے ایک قابل احترام دوست نے کہا کہ عالمی طاقتیں اور دنیا ہمیں تنہا کئے جارہی ہے' مگر ہم تو اس وقت بھی تنہا تھے جب ہندوستان میں انگریز آیا اور ہم پر قبضہ جمایا گیا۔

حضرات گرامی! ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے کہ ہم تنہا ہیں اور اس خوف سے اپنی ذمہ داریاں چھوڑ کر اپنی تاریخ بدلیں۔ ہمیں وہ نہیں ہونا چاہیے کہ

ع گر زمانہ باتو نہ سازد تو بہ زمانہ بہ ساز (بلکہ) طبیعے بہم رساں کہ بہ سازے بہ عالمے

ایسا نہیں بلکہ شعر کا دوسرا مصرعہ: یا ہمتے کہ از سر عالم توان گزشت

ہمیں امعہ بننے سے منع کیا گیا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا **لا تکونوا امعۃ تقولون انا مع الناس** یعنی ہمیں زمانے کے ساتھ چلنے کی بجائے زمانے کا رخ بدلنے کی تلقین کی گئی ہے اس وقت بھی شاہ ولی اللہؒ کے خانوادے شاہ عبدالعزیزؒ' سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ تنہا تھے' ان کے خلاف انگریز نے بڑے بڑے نام نہاد مصلح اور مجدد کھڑے کئے ہمارے خلاف ایک جھوٹی نبوت بھی کھڑی کی گئی اور پورا ایک مکتب فکر ہمارے خلاف انگریز کیساتھ کھڑا ہوا تو اس وقت بھی ہم تنہا لڑ رہے تھے اور اب بھی تنہا ہیں۔ اب بھی یہی صورتحال ہمارے سامنے ہے کہ پوری امت مسلمہ ایک نئی سامراجیت کی شکار ہے۔

میں اختصار سے بات کر رہا ہوں کہ اس صورتحال کے سامنے کچھ طاقتیں سرنڈر نہیں ہو رہی ہیں اور وہ کسی طرح آرام سے نہیں بیٹھ رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ مزاحمت کی کوئی ایک قوت تو ہونی چاہیے۔ اب ان مزحمت کاروں میں کچھ لوگ ایسے بھی آگئے جو توازن اور اعتدال میں نہیں رہ سکے اور یا در پردہ قوتیں ان سے نادانستہ فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ایک طرف ہم پر امریکہ مسلط ہے اور ہم کو دہشتگرد بھی قرار دیا جارہا ہے' مدرسہ' مسجد' منبر و محراب سب کو آگ لگائی جارہی ہے' چکی کے دو پاٹوں میں ہم پھنس چکے ہیں اگر ہم مزاحمت کاروں کے بارہ میں کوئی صحیح بات بھی کہہ دیں اور وہ بات شریعت پر مبنی کیوں نہ ہو تو دشمن اسے اچھال کر اپنے فائدے میں ڈال دیگا۔ یہ ایک بڑا المیہ ہے اس پر بھی بات ہونی چاہیے مگر وہ بات نہ بن جائے کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے جھگڑے میں میدان جنگ میں کچھ لوگوں نے قرآن کریم نیزوں پر اچھال کر کہا کہ ان الحکم الا اللہ (فیصلہ صرف اللہ کے حکم پر ہوگا) تو بات تو صحیح تھی مگر اس سے غلط مقصد حاصل کیا جارہا تھا۔ اس وقت بھی کہا گیا کہ کلمۃ حق ارید بھا الباطل کہ بات اگرچہ صحیح ہے مگر اسے برے مقصد کیلئے استعمال کیا جارہا ہے۔ ہمیں سوچنا ہے کہ بات کتنی بھی سچی کیوں نہ ہو لیکن اس کا نقصان یا اس کا فائدہ کس کو ہوگا؟

حضرات گرامی! اس وقت بھی ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں جو گلی گلی ہو رہی ہے لیکن ایسا راستہ' ایسا

انداز اختیار کریں کہ نہ تو اصل مزاحمتی قوتیں تنہائی کا شکار ہوں اور نہ اس کا فائدہ جارحانہ سامراجی قوتوں کو پہونچنے پائے اور نہ غیر اعلانیہ طور پر ہم انکو فائدہ پہونچانے کا ذریعہ بن سکیں۔ بنیادی بات ہے کہ آپ کی حریت' آپکی جمہوریت اور آپکی آزادی کا حق نہ چھیننے دینا یہی خلاصہ ہے فلسفہ جہاد کا اور اسے ہر حالت میں برقرار اور بحال رکھنا ہے۔

دیوبندیت اعتدال اور توازن کا نام ہے تو اس نازک مرحلے میں حساس معاملے میں جذبات میں بات نہ کی جائے بلکہ زیادہ تر اس عسکریت پسندی یا تخریب کاری یا دہشت گردی کے محرکات پر غور کیا جائے' اس کے عوامل آشکارا کئے جائیں اور یہ کہ کس نے دہشت گردوں کو یہ راستہ اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ ان محرکات کا ازالہ حکومت تو کر نہیں سکتی۔ حکومت تو ساتھی ہے سامراجیوں کی اور اس کے اتحادی بھی حکومت کے ساتھ ہیں۔ اور ع باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست حکومت اور اس کے اتحادی جارح کا ہاتھ نہیں روک سکتے' پارلیمنٹ کی تمام بڑی جماعتیں امریکہ کے حق میں ہیں کیا نواز شریف اور کیا زرداری سب امریکہ کے ہمنوا ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ اب یہ جنگ کیسی لڑی جائے اس پر غور کرنا چاہیے کہ استعماری قوتوں کے خلاف ہمارا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے' یہ بات آج کی نشست میں نہ ہو سکے تو کل بھی نشست رکھی جائے جس میں بیٹھ کر اس پر کھل کر بات کریں اور سوچیں کہ غلط طریقہ کار والوں کو ہم روک لیں جو اس سے غلط فائدہ لے رہے ہیں۔ تو اس کا متبادل طریق کار اور لائحہ عمل بھی واضح طور پر قوم کو دے سکیں۔ جو کتا کنویں میں پڑا ہوا ہے حکومت جب تک اس کتے کو نکال کر باہر پھینک نہیں دیتی تو کنواں کیسے صاف ہوگا؟ اور جو لوگ بندوقیں اٹھائے ہوئے ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں اور ہمیں طعنہ دے دے کر کہتے ہیں کہ اگر تمہاری پرامن پارلیمانی اور سیاسی جدوجہد سے کچھ فائدہ ہوتا اور کچھ بھی اسلام کے بارہ میں پیش رفت ہوسکتی تو ہم مسلح جدوجہد پر مجبور نہ ہوتے! وہ ہمارے سارے پارلیمانی اور سیاسی جدوجہد کا مذاق اڑاتے ہیں کہ ساٹھ سال سے تم لگے ہو کیا نتیجہ نکلا؟

سوات میں بھی یہی صورتحال پیدا ہوئی' نفاذ شریعت کی پرامن تحریک تھی اس کو راتوں رات سبوتاژ کیا گیا۔ صرف عدالتی اصلاحات پر مبنی معاہدہ امن توڑا سراسر صوبائی اور وفاقی حکومت نے ظلم کیا کہ سوات میں اور فاٹا میں جان بوجھ کر سب کچھ کرش کیا گیا۔ میں اس کا عینی شاہد ہوں امن معاہدہ کی رات میں صوفی محمد صاحب کے ساتھ تھا۔ سب کچھ نارمل ہوگیا تھا۔ صبح فرنٹیئر ہاؤس پشاور میں سیاسی جماعتوں کا اجلاس تھا۔ میں بھی شریک تھا' وزیراعلیٰ سرحد اور پوری حکومت بیٹھی ہوئی تھی۔ سب نے معاہدہ امن کو برقرار رکھنے کا عہد کیا اور اسے سراہا۔ میں وہاں سے اٹھ کر باہر آیا تو گیٹ پر کھڑے میڈیا والوں نے یہ خبر بدسنائی کہ تم تو مطمئن ہو اور آگے سے معاہدہ کے پرخچے اڑا دیئے گئے ہیں۔ پھر ایک جعلی ویڈیو فلم بھی چلائی گئی۔ آج ہمیں اس جعلی ویڈیو پر بھی کھل کر بات کرنی چاہیے اور یہ ایک ایسی بڑی سازش تھی کہ رجم کے بارے میں ساری دنیا چیخنے چلانے لگ گئی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بہت محتاط انداز میں قدم اٹھانا ہوگا۔ اگر ہم بھی شور و غوغا کا حصہ دار بن گئے تو پھر اللہ ہی حافظ۔

حضرات گرامی! آپ اثاثہ ہیں امت کا اور خلاصہ ہیں عالم اسلام کا اور اس ملک کا۔آپ زمین کا نمک ہیں۔تو میں سمجھتا ہوں جو کچھ ہو رہا ہے۔اس کا بھی تدارک ضروری ہے۔معاملہ نازک ہے احتیاط نہ ہوئی تو خدا نہ کرے کہ پھر ہمارے لئے سر چھپانے کی جگہ نہ رہے۔ہم سب حق بات بھی کہیں مگر ایسی کہ اس سے دشمن فائدہ نہ اٹھا سکے۔ہم نے افغانستان پر حملہ کے وقت ساری طاقتیں اکھٹی کیں۔''دفاع افغانستان کونسل'' کی شکل میں' ایسا اتحاد وقت کا تقاضا تھا مگر اس کا شیرازہ بکھیر دیا گیا۔اگر ہم اس کو قائم رکھتے اور اس وقت عوام کو باہر نکال سکتے تو امریکہ اور اس کے حواریوں کو میدان خالی نہ ملتا۔ہم نے غفلت کی ہمیں میدان میں ڈٹ کر باطل کے خلاف کھڑا ہونا تھا' امریکہ اور سب کچھ اس کے اتحادیوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑنا تھا کہ'' خانہ خالی را دیومی گیرند'' تو اب یہ خلاء کون پُر کرے گا؟ اب میدان مکمل خالی ہے۔ہمارے آج کے اعلامیہ اور قرارداد پر نہ تو اس کے مخاطب توجہ دیں گے نہ حکومت اس پر عمل کرے گی' حکومت پارلیمنٹ سے ہماری پاس شدہ متفقہ قرارداد پر ٹس سے مس نہ ہوئی وہ اپنے پارلیمانی قرارداد کو ڈزبین (کوڑادان) میں ڈال چکی ہے تو ہماری ان قراردادوں سے کیا ہوگا؟ صرف جمعہ کی تقریروں سے حکومتیں دب نہیں جائیں گی۔

بزرگو! ملک غیر اعلانیہ طور پر غلام بن چکا ہے۔سارے فیصلے اور احکامات باہر سے آ رہے ہیں۔حکومت پوری قوت سے مدرسوں کی بدنامی اور دینی تشخص کو کھرچنے میں لگی ہوئی ہے۔سارے ملک میں مدرسوں کی جو حالت ہوگئی ہے وہ سب پر ظاہر ہے آئے روز چھاپے مارے جا رہے ہیں' روزانہ ایک نہ ایک ذلیل سے ذلیل کارندہ چھاپہ مارتا ہے۔اور آپ کے تمام ریکارڈ کو ساتھ لے جاتا ہے اور خصوصاً صوبہ سرحد میں تو بے گناہ اور معصوم ائمہ مساجد کو روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں پابند سلاسل کیا جا رہا ہے' جان بوجھ کر اہل مدارس اور ائمہ مساجد کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔حقیقت میں دیندار لوگوں پر پاکستان کی زمین تنگ کرادی گئی ہے۔آج یہاں ہمارے تمام اکابر موجود ہیں اور وہ یہ حقیقت جانتے ہیں۔میں زیادہ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا' یہاں دونوں پہلوؤں کو ملحوظ رکھا جائے مگر جو پہلو محرکات کا ہے یعنی سامراجیت اور استعماریت کا تو فیصلوں میں اس پلڑے کو زیادہ ملحوظ رکھا جائے اور وہ پلڑا بہر حال بھاری رہے اور یہاں سے پیغام ایسا جائے کہ ہم خدانخواستہ کسی نادیدہ ہاتھوں کے ذریعہ کوئی غلط کام تو نہیں کر رہے یا اس کا فائدہ کسی باطل قوت کو تو نہیں پہونچ رہا۔یہ ساری صورتحال پل صراط سے کم نہیں۔اگر ہم نے جلد بازی میں یا کسی دباؤ میں آ کر غلط فیصلے آج کر لئے تو اس کا خمیازہ نہ صرف ہم بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی تا دیر بھگتیں گی۔

امید ہے یہ اجتماع اس نازک وقت میں امت کی بہتر رہنمائی کرے گا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس امتحان سے نکالے اور سرخرو کردے کہ ہم حق بات بھی کہہ سکیں اور ظالم کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر حق بھی منوا سکیں۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین (رپورٹنگ محمد اسرار ابن مدنی' شریک دورہ حدیث' جامعہ حقانیہ)